بندوں کے بندوں پر کس قدر حقوق ہیں اُن کی تفصیل اور

ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے آسان طریقے

بتائے گئے ہیں

از افادات عالیہ

حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّیٰ بنام تاریخی

اعجب الامداد

فی

مک[illegible]ت حقوق العباد

ناشر: نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

قیمت ۳/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حق العباد بھی کسی طرح معاف رہتا ہے بغیر اُس کے معاف کیے جس کا حق ہے ارقام فرمائیں اور حق العباد کس قدر ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

حق العبد وہ مطالبہ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لیے ثابت ہوا اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول، فعل، ترک سے کسی کے دین آبرو جان جسم مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے تو یہ دو قسمیں ہوئیں اول کو دیون ثانی کو مظالم ان دونوں کو تبعات اور کبھی دیون بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں قسم میں نسبت عموم خصوص من وجہ ہے یعنی کہیں تو دین پایا جاتا ہے مظلمہ نہیں۔ جیسے خریدی چیز کی قیمت مزدور کی اجرت عورت کا مہر وغیرہ دیون ہیں کہ عقود جائزہ شرعیہ سے اس کے ذمہ لازم ہوئے اور اُس نے ان کے ادا میں کمی و تاخیر نادوا برتی یہ حق العبد تو اس کی گردن پر ہے مگر کوئی ظلم نہیں اور کہیں مظلمہ پایا جاتا ہے دین نہیں جیسے کسی کو مارا گالی دی بُرا کہا غیبت کی کہ اس کی خبر اُسے پہنچی یہ سب حقوق العبد و ظلم ہیں مگر

کوئی دین واجب الادا نہیں اور کہیں دین و مظلمہ دونوں ہوتے ہیں جیسے
کسی کا مال چُرایا چھینا لوٹا رشوت سود جُوئے میں لیا یہ سب دیون بھی ہیں
اور ظلم بھی قسم اوّل میں تمام صدہا عقود و مطالبۂ مالیہ داخل دوسری میں قول و
فعل و ترک کو دین آبرو جان جسم مال قلب میں ضرب دینے سے اٹھارہ
انواع حاصل ہر نوع صدہا صورتوں کو شامل تو کیونکر گنا سکتے ہیں کہ حقوق
العباد کس قدر ہیں ہاں اُن کا ضابطہ کلیہ بتا دیا گیا کہ ان دو قسموں سے
جو امر جہاں پایا جائے اُسے حق العبد جانیے پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک
صاحب حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا حقوق اللہ میں تو ظاہر کہ اس
کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون ومن یغفر الذنوب الا اللہ
کون گناہ بخشے اللہ کے سوا۔ الحمد للہ کہ معافی کریم غنی قدیر رؤف رحیم کے
ہاتھ ہے والکریم لا یاتی منہ الا الکرم اور حقوق العباد میں بھی ملک دیّان
عز جل جلالہ نے اپنی دار العدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ
بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و
مال و حقوق سب کا مالک ہے اگر وہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق
جسے چاہے معاف فرما دے تو بھی عین حق و عدل ہے کہ ہم بھی اُسی کے
اور ہمارے حق بھی اُسی کے مقرر فرمائے ہوئے اگر وہ ہمارے خون و مال و
عزت وغیرہ کو معصوم محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہنچاتا نام کو بھی

ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا یونہیں اب اس حرمت وعصمت کے بعد
بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجال عذر ہے مگر اس
کریم رحیم جل وعلا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا ہے
بلے ہمارے بخشے معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ
نہ کہے کہ اے مالک میرے میں اپنی داد کو نہ پہنچا۔ حدیث میں ہے حضور
پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں الدواوین ثلثۃ
فدیوان لا یغفر اللہ منہ شیئاً و دیوان لا یعبؤ اللہ بہ شیئاً و
دیوان لا یترک اللہ منہ شیئاً فاما الدیوان الذی لا یغفر اللہ منہ
شیئاً فالاشراک باللہ واما الدیوان الذی لا یعبؤ اللہ بہ شیئاً
فظلم العبد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ من صوم یوم ترکہ
او صلاۃ ترکہا فان اللہ تعالی یغفر ذلک ان شاء ویتجاوز واما
الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیئاً فمظالم العباد بینہم القصاص
لا محالۃ یعنی دفتر تین ہیں ایک دفتر میں سے اللہ تعالی کچھ نہ بخشے گا اور
ایک دفتر کی اللہ تعالی کو کچھ پرواہ نہیں اور ۔ دفتر میں سے اللہ تعالے
کچھ نہ چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں اصلا معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ
کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں وہ
بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن

کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اُسے معاف کر دے اور درگزر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اُس میں ضرور بدلہ ہونا ہے رواہ الامام احمد فی المسند والحاکم فی المستدرک عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیٰمۃ حتّٰی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء تنطحھا بیشک روز قیامت تمھیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اُسے سینگ مارے رواہ الائمۃ احمد فی المسند ومسلم فی صحیحہ والبخاری فی الادب المفرد والترمذی فی الجامع عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روایت میں فرمایا حتی للذرۃ من الذرۃ یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا رواہ الامام احمد بسند صحیح۔ پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں گی اگر ادا ہوگیا غنیمت ورنہ اُس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے یہاں تک ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد ازانجملہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من
لا درہم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم
القیامۃ بصلاۃ وصیام وزکوٰۃ ویاتی قد شتم ھٰذا وقد قذف
ھٰذا واکل مال ھٰذا وسفک دم ھٰذا وضرب ھٰذا فیعطی ھٰذا
من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ
من خطایا ھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار یعنی حضور اقدس
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ
نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو
فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے
زکوٰۃ لے کر آئے اور یوں آئے کہ اُسے گالی دی اسے تہمت لگائی اس کا
مال کھایا اس کا خون گرایا اسے مارا تو اس کی نیکیاں اُسے دی گئیں پھر
اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو اُن کے گناہ لے کر اس پر ڈالے
گئے پھر جہنم میں پھینک دیا گیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ غرض حقوق العباد
بے اُن کی معافی کے معاف نہ ہوں گے والہٰذا مروی ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الغیبۃ اشد من الزنا غیبت زنا سے
سخت تر ہے کسی نے عرض کی یہ کیونکر فرمایا الرجل یزنی ثم یتوب
فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ

صاحبہ زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے اور غیبت والے کی
مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے رواہ ابن
ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبداللہ وابی سعید
الخدری والبیہقی عنہما وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر یہاں معاف
کرالینا سہل ہے قیامت کے دن اس کی امید مشکل کہ وہاں ہر شخص اپنے
اپنے حال میں گرفتار نیکیوں کا طلب گار برائیوں سے بیزار ہوگا۔ پرائی
نیکیاں اپنے ہاتھ آتی اپنی برائیاں اُس کے سر جاتی کسے بُری معلوم ہوتی ہیں
یہاں تک کہ حدیث میں آیا ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا روز قیامت
اُس سے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں یعنی شاید
رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا الطبرانی عن ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یقول انہ یکون للوالدین علی ولدھما دین فاذا کان یوم القیامۃ
یتعلقان بہ فیقول انا ولدکما فیودان و یتمنیان لو کان اکثر
من ذالک جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال۔
ہاں کریم ورحیم مالک ومولیٰ جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا
چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ جنت معاوضہ میں
عطا فرما کر عفو حق پر راضی کر دے گا ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا

بھلا ہو جائے گا نہ اس کی حسنات اُسے دی گئیں نہ اُس کی سیئات
اُس کے سر رکھی گئیں نہ اُس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں
درجے بہتر و افضل پایا رحمت حق کی بندہ نوازی ظالم ناجی مظلوم راضی
فللّٰہ الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کما یحب ربنا و یرضیٰ، حدیث میں ہے
بینما رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناہ ضحک
حتی بدت ثنایاہ فقال لہ عمر ما اضحکک یا رسول اللّٰہ بابی انت
و امی یعنی ایک دن حضور پُر نور سید العالمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم
تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللّٰہ میرے
ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ارشاد فرمایا رجلان
من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ فقال احدھما یا رب خذ لی
مظلمی من اخی فقال اللّٰہ کیف تصنع باخیک ولم یبق من حسناتہ
شیٔ قال یا رب فیحمل من اوزاری و فاضت عینا رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبکاء ثم قال ان ذٰلک لیوم عظیم یحتاج
الناس ان یحمل عنہم من اوزارھم فقال اللّٰہ للطالب ارفع بصرک
فانظر فرفع فقال یا رب اریٰ مدائن من ذھب و قصوراً من
ذھب مکللۃ باللؤلؤ لای نبی ھٰذا و لای صدیق ھٰذا و لای

شهید ھذا قال لمن اعطی الثمن قال یا رب ومن یملک ذالک قال انت تملکہ قال بماذا قال بعفوک عن اخیک قال یا رب فانی قد عفوت عنہ قال اللہ تعالیٰ فخذ بید اخیک وادخلہ الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذالک اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیامۃ۔

دومرتبہ میری امت سے رب العزۃ جل جلالہ کے حضور زانوؤں پہ کھڑے ہوئے ایک عرض کی کہ اے رب میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لیے لے۔ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ وہ اٹھا لے یہ فرما کر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہ نکلیں پھر فرمایا بے شک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نگاہ اٹھائی کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل کے محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے ہیں یا کس صدیق یا کس شہید کے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اس کے ہیں جو قیمت دے کہا اے رب میرے بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا

ہے فرمایا تو عرض کی کیونکہ فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کر دے۔ کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جل مجدہٗ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لیجا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے فرمایا

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی کتاب البعث والنشور وابو یعلی فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی منادیا اھل الجمع تدارکوا المظالم بینکم وثوابکم علی۔ جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزت جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلموں کا تدارک کر لو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے رواہ الطبرانی عن انس ایضاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے فرمایا ان اللہ یجمع الاولین والاٰخرین یوم القیٰمۃ فی صعید واحد ثم ینادی مناد من تحت العرش یا اھل التوحید ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات فینادی منادیا اھل التوحید لیعف

بعضکم عن بعض و علی الثواب یعنی بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ کھڑے ہو کر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے منادی پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کر دو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے رواہ ایضاً عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ دولت کبریٰ و نعمت عظمیٰ اکرم الاکرمین جلّت عظمتہ اپنے محض کرم و فضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے۔ ع

کہ مستحق کرامت گناہگار انند

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لیے وارد ہوا۔

اوّل۔ حاجی کہ پاک مال پاک کمائی پاک نیت سے حج کرتے اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرہ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کیے تھے بشرط قبول سب معاف ہو جاتے ہیں پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انھیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقاً درگزر فرمائے

یعنی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہا فرائض کہ بجا نہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو الٰہی پھر جائے اور حقوق العباد دیون و مظالم مثلاً کسی کا قرض آتا ہو مال چھینا ہو بُرا کہا ہو ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمۂ کرم پر لے اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ و خصومت سے نجات بخشے یونہیں اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کر لیا یعنی زکوٰۃ دے دی نماز روزہ کی قضا ادا کی جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا جسے آزار پہنچا تھا معاف کرا لیا جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اسکی طرف سے تصدّق کر دیا بوجہ قلّت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی غرض جہاں تک طرق برأت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لیے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی یہ تدبیر ہو گئی اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے کہ حقوق تو خود باقی ہی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئی اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لیے پروانہ بیقیدی نہیں ہوتا بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے فانا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مسئلہ حج میں بحمد اللہ

تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب واحاطۂ اطراف وجوانب اختیار کیا جس سے اقوال آئمۂ کرام میں توفیق اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے اس معرکۃ الآرا مبحث کی نفیس تحقیق بعونہٖ تعالیٰ فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی یہاں اسی قدر کافی ہے وباللہ التوفیق۔

احادیث - ابن ماجہ اپنی سنن میں کاملاً اور ابوداؤد مختصراً اور امام عبداللہ ابن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو یعلی مسند اور ابن حبان ضعفا اور ابن عدی کامل اور بیہقی سنن کبریٰ وشعب الایمان وکتاب البعث والنشور اور ضیاء مقدسی بافادۂ تصحیح صحیح مختارہ میں حضرت عباس بن مرداس اور امام عبداللہ بن مبارک بسند صحیح اور ابو یعلی و ابن منیع بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابو نعیم حلیۃ الاولیا اور امام ابن جریر طبری تفسیر اور حسن بن سفیان مسند اور ابن حبان ضعفا میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبدالرزاق مصنف اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت اور دارقطنی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ اور ابن مندہ کتب الصحابہ اور خطیب تلخیص المتشابہ میں حضرت زید جد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطرق عدیدہ والفاظ کثیرہ ومعانی متقاربہ راوی وہذا حدیث الامام عبداللہ بن المبارک

عن سفیان الثوری عن زبیر بن عدی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعرفات وقد کادت الشمس ان تئوب فقال یا بلال انصت لی الناس فقام بلال فقال انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانصت الناس فقال یا معاشر الناس اتانی جبریل آنفاً فاقرأنی من ربی السلام وقال ان اللہ عز وجل غفر لاھل عرفات واھل المشعر وضمن عنھم التبعات فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ھٰذا لنا خاصۃ قال ھٰذا لکم ولمن اتی من بعدکم الی یوم القیٰمۃ فقال عمر بن الخطاب کثر خیر اللہ وطاب۔ یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا اُس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لیے خاموش کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاموش ہو لوگ ساکت ہوئے حضور پُر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا اے لوگو ابھی جبریل نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزّ وجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور اُن کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ دولت

خاص ہمارے لیے ہے فرمایا تمہارے لیے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لیے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے انتہٰی والحمد للہ رب العالمین۔

دوم ۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہنے اور اس کا بول بالا ہونے کے لیے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو حدیث میں آیا کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اُسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے جو اُس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

احادیث ۔ ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو امامہ اور ابو نعیم حلیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی واللفظ لابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغفر لشہید البر الذنوب کلھا الا الدین و یغفر لشہید البحر الذنوب کلھا والدین یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اُس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد

سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اللھم ارزقنا بجاھہ عندک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک آمین۔

سوم شہید صبر یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا سولی دی پھانسی دی کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے اس کی بیکسی و بیدست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احادیث۔ بزار ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الصبر لا یمر بذنب الا محاہ قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اُسے مٹا دیتا ہے نیز بزار ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الرجل صبرا کفارۃ لما قبلہ من الذنوب آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے قال المناوی فی التیسیر ظاھرہ وان کان المقتول عاصیاً ومات بلا توبۃ ففیہ رد علی الخوارج والمعتزلۃ اھ وانی کتبت علی ھامشہ ما نصہ۔

اقول۔ بل لا محمل لہ سواہ فانہ ان لم یکن عاصیا لم یمر

القتل بذنب وان کان تاب فکذلک فان التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود وحدث عن البحر ولا حرج اور ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لیے کی کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو ان صاحب بدعۃ مکذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شیء من امرہ حتی یدخلہ جہنم اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے، یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے والعیاذ باللہ تعالیٰ رواہ ابو الفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ۔

چہارم مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لیے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی نہ کبھی تاخیر ناروا رکھی بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہو سکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اُس کے لیے اس دین سے درگذر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانۂ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دے گا۔ اس کے لیے یہ وعدہ خاص اسی دین کے واسطے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لیے۔

احادیث۔ احمد و بخاری و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت میمون کردی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت ابوامامہ باہلی اور احمد و بزار و طبرانی و ابونعیم بسند حسن حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق اور ابن ماجہ و بزار حضرت عبداللہ بن عمرو اور بیہقی مرسلاً قاسم مولائے حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی واللفظ لمیمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادان دینا ینوی قضائہ ادّاہ اللہ عنہ یوم القیمۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اُس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرما دے گا۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں کہ حضور اقدس صلوٰۃ اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرماتے ہیں من تداین بدین و فی نفسہٖ وفاؤہٗ ثم مات تجاوز اللہ عنہ وارضی غریمہ بما شاء۔ جس نے کوئی معاملۂ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اُس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کر دے گا۔ نیک و جائز کام کی قید۔ حدیث۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ظاہر کہ اُس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز و تکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا بلکہ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سُنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ

تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ مالم یکن دینہ فیما یکرہ اللہ بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اُس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔ مجبوری رہ جانے کی قید حدیث ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت کہ رب العزت جل و علا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ اتی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعۃ آگ لگ گئی یا چوری ہو گئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا۔ مولےٰ عز و جل فرمائے گا صدق عبدی فانا احق من قضی عنک میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرما دوں پھر مولیٰ سبحانہٗ و تعالیٰ کوئی چیز منگا کر اُس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہو گا۔

پنجم۔ اولیائے کرام صوفیہ صدق ارباب معرفت قدست اسرارہم ونفعنا اللہ ببرکاتہم فی الدنیا و الآخرہ کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف و غم سے محفوظ و سلامت ہیں قال اللہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ تو اُن میں بعض سے اگر براہ اقتضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے منصب و مقام کے لحاظ سے کہ حسنات

الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولی عزوجل اُسے وقوع سے پہلے معاف فرما چکا کہ قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی یونہیں اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مشاجرات کہ ستکون لاصحابی زلۃ یغفرھا اللہ لھم لسابقتھم تو مولی تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لے کر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کے اُسے سامنے جنت کے عالی شان تختوں پر بٹھائے گا کہ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین اسی مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جنھیں ارشاد ہوتا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم جو چاہو کرو کہ میں تمھیں بخش چکا۔ انھیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لیے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمان ما فعل بعد ھذہ ما علی عثمان ما فعل بعد ھذہ آج سے عثمان کچھ کرے اُس پر مواخذہ نہیں فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے حدیث ۔ اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس والامام القشیری فی رسالتہ وابن النجار فی تاریخہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمدہ محمل یہی ہے، کہ محبوبان خدا اوّل تو گناہ کرتے ہی نہیں ۔ ع

ان المحب لمن یحب مطیع

وہذا ما اختارہ سیدنا الوالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور احیاناً کوئی تقصیر
واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انھیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے
پھر التائب عن الذنب، کمن لا ذنب لہ۔ اسی حدیث کا ٹکڑا
ہے وھذا ما مشی علیہ المناوی فی التیسیر اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ
دوسری طور پر تجلی شان عفو ومغفرت واظہار مکان قبول ومحبوبیت
پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود ضرر ذنب ہر
طرح مفقود والحمد للہ الکریم الودود وہذا ما زدتہ بفضل المحمود فقیر غفر اللہ
تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی
مناد من تحت العرش یا اہل التوحید میں اہل توحید سے یہی
محبوبان خدا مراد ہیں کہ توحید خالص تام کامل ہر گونہ شرک خفی واخفیٰ سے
پاک ومنزہ انھیں کا حصہ ہے بخلاف اہل دنیا جن میں عبد الدینار عبد الدرہم
عبد طمع عبد ہوی، عبد رغب فرمایا گیا وقال تعالیٰ افرأیت من اتخذ
الٰھہ ھواہ اور بے شک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس
سے باہر آنا سخت دشوار- یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب و
ارادات بلکہ خود اصل ہستی ووجود میں اپنے رب جل مجدہ کی توحید کرتے
ہیں لا الٰہ الا اللہ کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا اللہ خواص
کے نزدیک لا مقصود الا اللہ، اہل ہدایت کے نزدیک لا مشہود الا اللہ
ان اخص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک لا موجود الا اللہ تو اہل توحید
کا سچا نام انھیں کو زیبا ولہٰذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں- جعلنا اللہ

تعالیٰ من خذاھم وتراب اقداھم فی الدنیا والآخرۃ وغفر لنا بجاہم عندہٗ انہٗ اہل التقویٰ واہل المغفرۃ آمین۔ امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل تاویل امام غزالی قدس سرہٗ العالی سے احسن واجود وباللہ التوفیق۔ پھر ان سب صورتوں میں بھی جب کہ طرز یہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دے کر اُسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا غرض معاملہ نازک ہے اور امر شدید اور عمل تباہ اور امل بعید اور کرم عمیم اور رحم عظیم اور ایمان خوف ورجا کے درمیان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علےٰ شفیع المذنبین نجاۃ الھالکین مرتجی الآئسین ملتجی البائسین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ وجل مجدہٗ اتم واحکم + کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد المصطفی الامی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حصہ اول	۰--۰--۱	افضل المواعظ قیمت	۰--۱۲--۱
" " دوم	۰--۸--۱	اکرم المواعظ "	۰--۱۲--۱
" " سوم	۰--۰--۱	وعظ بے نظیر "	۰--۴--۱
" " چہارم	۰--۰--۱	مواعظ نعیمیہ	۰--۰--۳

فہرست کتب

کتاب	روپے	کتاب	
جاء الحق وزہق الباطل	۵-۰-۰	رسالۂ نور قیمت صرف	۰-۸-۰
شان حبیب الرحمٰن	۵-۰-۰	علم المیراث "	۰-۱۲-۰
فتاویٰ نعیمیہ	۲-۰-۰	حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر	۱-۴-۰
علم القرآن لترجمۃ الفرقان	۱-۱۲-۰	الامن والعلیٰ	۲-۸-۰
سلطنت مصطفےٰ در مملکت کبریا	۰-۱۲-۰	الاستمداد	۱-۸-۰
رحمت خدا بوسیلۂ اولیاء	۰-۱۰-۰	الکوکبۃ الشہابیہ	۰-۱۲-۰
اسلامی زندگی	۱-۴-۰	الیاقوتۃ الواسطۃ	۰-۴-۰
تفسیر نعیمی جلد اول	۱۰-۰-۰	احکام شریعت حصہ اول	۱-۰-۰
" جلد دوم	۷-۰-۰	" حصہ دوم	۱-۰-۰
" جلد سوم	۱۰-۰-۰	" حصہ سوم	۱-۰-۰
مواعظ نعیمیہ حصہ اول	۱-۸-۰	اسماع الاربعین قیمت	۲-۰-۰
" حصہ دوم	۱-۸-۰	الزبدۃ الذکیۃ "	۰-۲-۰
الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول	۳ ر	الصمصام علی مشکک علوم الارحام "	۰-۴-۰
دیوان سالک قیمت	۰-۵-۰	اقامۃ القیامۃ	۰-۸-۰
ایک اسلام "	۰-۲-۰	ازالۃ العار	۰-۵-۰

ملنے کا پتہ **نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور**

(گلزار عالم پریس لاہور)

فہرست کتب

کتاب	روپے
جاء الحق وزہق الباطل	۵-۰-۰
شان حبیب الرحمٰن	۵-۰-۰
فتاویٰ نعیمیہ	۲-۰-۰
علم القرآن لترجمۃ الفرقان	۲-۱۲-۰
سلطنت مصطفےٰ در مملکت کبریا	۰-۱۲-۰
رحمت خدا بوسیلۂ اولیاء	۰-۱۰-۰
اسلامی زندگی	۱-۴-۰
تفسیر نعیمی جلد اول	۱۰-۰-۰
″ جلد دوم	۷-۰-۰
″ جلد سوم	۱۰-۰-۰
مواعظ نعیمیہ حصہ اول	۱-۸-۰
″ حصہ دوم	۱-۸-۰
الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول	۳ ر
دیوان سالک قیمت	۰-۵-۰
ایک اسلام ″	۰-۲-۰
رسالۂ نور قیمت صرف	۰-۸-۰
علم المیراث ″	۰-۱۲-۰
حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر	۱-۴-۰
الامن والعلیٰ	۲-۸-۰
الاستمداد	۱-۸-۰
الکوکبۃ الشہابیۃ	۰-۱۲-۰
الیاقوتۃ الواسطۃ	۰-۴-۰
احکام شریعت حصہ اول	۱-۰-۰
″ حصہ دوم	۱-۰-۰
″ حصہ سوم	۱-۰-۰
اسماع الاربعین قیمت	۲-۰-۰
الزبدۃ الذکیۃ ″	۰-۲-۰
الصمصام علی مشکک ″ [علوم الارحام]	۰-۴-۰
اقامۃ القیامۃ	۰-۸-۰
ازالۃ العار	۰-۵-۰

ملنے کا پتہ **نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور**

(گلزار عالم پریس لاہور)

فہرست کتب

کفیل بخشش۔ حیات ذاکر کا دوسرا حصہ ۵ر

ازالۃ العار قیمت صرف ۰—۵—۰

الادلۃ الطاعنہ 〃 ۰—۲—۰

الجام الصاد عن سنن الضاد 〃 ۰—۵—۰

الهدایۃ المبارکہ 〃 ۰—۲—۰

ابناء المصطفٰے 〃 ۰—۸—۰

اہلاک الوہابیتین 〃 ۰—۸—۰

الطیب الوجیز 〃 ۰—۲—۰

التحریر الجید فی حق المسجد 〃 ۰—۲—۰

الوظیفۃ الکریمۃ 〃 ۰—۴—۰

ابر المقال 〃 ۰—۴—۰

الخطاب الرضویہ 〃 ۰—۵—۰

البدور الاجلہ 〃 ۰—۵—۰

القول العجیب 〃 ۰—۱—۰

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

بریق المنار قیمت صرف ۰—۸—۰

برکات الامداد 〃 ۰—۵—۰

بدر الانوار 〃 ۰—۵—۰

بذل الجوائز 〃 ۰—۲—۰

تنزیہ المکانۃ الحیدریہ 〃 ۰—۴—۰

تیسیر الماعون 〃 ۰—۳—۰

تفاسیر الاحکام 〃 ۰—۳—۰

حدائق بخشش حصہ اوّل ۰—۰—۱

(سائز کلاں) 〃 حصہ دوم ۰—۱۲—۰

اقامۃ القیامہ ۰—۸—۰

حصہ اول ۰—۱۲—۰

(سائز خورد) 〃 حصہ دوم ۰—۱۲—۰

نفی الفی ۰—۳—۰

عرفان الشریعت

〃 〃

ملنے کا پتہ: نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)